سوال

(259) والد کے ترکہ سے فوت شدہ بہن یا اس کی اولاد کا حصہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے والد محترم وفات پاچکے تھے اوران کے چاربچے، یعنی دوبیٹے اوردوبیٹیاں بقید حیات ہیں، جبکہ ایک بیٹی ان کی وفات سے پہلے فوت ہوچکی تھی۔ ان کی اولاد میں سے دوبیٹے اور دوبیٹیاں شادی شدہ موجودہیں، کیامرحوم کے ترکہ سے فوت شدہ بہن یا اس کی موجودہ اولاد کوکچھ حصہ ملے گا یانہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

وراثت کاایک ضابطہ ہے کہ قریبی رشتہ دارکی موجودگی میں دوروالارشتہ دارمحروم ہوتا ہے، مثلاً :بیٹے کی موجودگی میں پوتا یاپوتی کی موجودگی میں نواسہ یا نواسی محروم ہوگی۔ صورت مسئولہ میں مرحوم کے دوبیٹے اوردوبیٹیاں ہی وارث ہوں گی۔ ان کی موجودگی میں والدکی وفات سے پہلے فوت ہونے والی بیٹی یااس کی موجودہ اولادوارث نہیں ہوگی۔ ہاں، مرحوم وصیت کے ذریعےاپنے نواسے یانواسیوں کودے سکتا تھا اوروہ بھی کل جائیداد سے 1/3تک جائزہے اس کے علاوہ کسی صورت میں مرحوم کی جائیداد سے انہیں حصہ نہیں مل سکتا۔ مرحوم کی اولاد اگرچاہے توانہیں کچھ دے سکتی ہے یہ ان کی اپنی صوابدیدپرموقوف ہے واضح رہے کہ موجودہ پس ماندگان اس طرح جائیداد تقسیم کریں کہ لڑکے کولڑکی سے دوگنا حصہ ملے۔ سہولت کے پیش نظرجائیداد کے کل چھ حصے کرلئے جائیں۔ دو، دوحصے فی لڑکا اورایک، ایک فی لڑکی تقسیم کردیا جائے۔ واضح رہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے ’’پوتے کووراثت اس وقت ملتی ہے جب بیٹا موجودنہ ہو۔‘‘ پھر حضرت زیدبن ثابت رضی اللہ عنہ کاقول نقل کیا ہے کہ پوتابیٹے کی موجودگی میں وارث نہیں ہوتا۔ [صحیح بخاری، کتاب الفرائض]

اسی طرح بیٹوں اوربیٹیوں کی موجودگی میں کسی بھی بیٹی کی اولاد محروم ہوتی ہے، خواہ وہ بیٹی زندہ ہویامرحوم سے پہلے فوت چکی ہو، لہٰذا نواسیاں نواسےاپنے نانا کی جائیداد کے کسی صورت میں حقدار نہیں ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:279